مولانا عبدالقادر عارف حصاری

متجدد شریعت بریلویہ کے عقائد پر تبصرہ

احمد رضا خاں بریلوی نے بدعت کی تعریف جو اپنی کتابوں میں لکھی ہے، وہ بالکل غلط اور باطل ہے۔ اسی غلط تعریف کی رو سے تمام بدعاتِ مروجہ کو انہوں نے جاری کر کے اپنی شرع جدید تیار کی اور اس کو اپنا دین اور مذہب قرار دیا۔ اور آخری وقت عند الموت اپنے مریدوں اور عقیدت مندوں کو یہ وصیت کی کہ تم نے میرے دین اور مذہب پر قائم رہنا ہوگا جو میں نے اپنی کتابوں میں درج کر دیا ہے۔ چنانچہ اپنی وصایا شریف میں، جو موت سے ۲ گھنٹہ ۱۷ منٹ پیشتر قلمبند کرائے گئے تھے، درج کیا کہ "میرا دین و مذہب جو میری کتابوں سے ظاہر ہے، اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے"۔ (وصایا شریف صفحہ ۸)

اس وصیت سے صاف ظاہر ہے کہ شریعتِ محمدیہ بالکل جدا ہے جس کے شارع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہ وحی الٰہی پر مبنی ہے۔ اور شریعتِ بریلویہ رضایہ اس سے علیحدہ ہے، جس کے شارع احمد رضا خاں بریلوی ہیں جن کو ان کے پیرو اسی وجہ سے مجدد قرار دیتے ہیں کہ انہوں نے شرع جدید تیار کی ہے۔ ان کے عقائد سے اعمال تک اور اصول سے فروع تک شریعتِ محمدیہ اسلامیہ بالکل جدا ہے۔ انہوں نے احکامِ شریعت رضایہ تین حصوں میں لکھی ہے جو شریعتِ محمدیہ کے سراسر خلاف ہے۔ اسی طرح فتاویٰ رضایہ، ملفوظات وغیرہ سب میں عقائد و مسائل مردودہ درج ہیں۔ چنانچہ عقائد باطلہ و فاسدہ کو رائج کرنے کے لئے یہ اختراعی اصول لکھا ہے کہ:

"تعظیم و محبت میں ہمیشہ مسلمانوں کے لئے راہِ احداث کشادہ ہے جس طرح چاہیں محبوبانِ خدا کی تعظیم بجا لائیں، جب تک کسی خاص صورت سے شرعاً ممانعت نہ ہو، جیسے سجدہ"!

پس یہ اصول قائم کر کے محبت اور تعظیمِ رسول کا بہانہ بنا کر انبیاء کرام خصوصاً جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب اور آپؐ کی ذات کے اوصاف اور مدارج بیان کئے ہیں

جن میں یہود اور نصاریٰ کا غلو پایا گیا ہے۔ چنانچہ چند ان میں سے یہ ہیں:

۱۔ "جب اللہ عزوجل نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشانی میں ودیعت رکھا اور اسی نور کی تعظیم کے لئے تمام ملائکہ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ کا حکم دیا۔ سب نے سجدہ کیا اور ابلیس لعین نے نہ کیا۔ . . . بلکہ نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کو نہ جھکا۔"

یہ سراسر جھوٹ اور باطل کلام ہے جو خلاف قرآن و حدیث ہے۔

اسی طرح لاہوری پارٹی گنج بخش کے پجاریوں نے اپنے اس ٹریکٹ میں جو سجدہ تعظیمی کے اثبات پر لکھا گیا ہے، یہ لکھا ہے:

۲۔ "ابلیس نے ظاہراً حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تھا لیکن حقیقت میں اس نے انوار محمدیا صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تھا۔ کیونکہ سرکار اقدس کا نور پاک حضرت آدمؑ کی پیشانی مبارکہ میں جلوہ افروز تھا۔ شیطان مردود کا تعصب۔ درحقیقت جناب حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے تھا اس لئے طوق لعنت کا مستحق ہوا۔"

یہ عقیدہ شریعت محمدیہ اسلامیہ کے سراسر خلاف ہے اور اجماع امت کے بھی! — لاہوری پارٹی نے خود اس کا اعتراف و اقبال کیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے ٹریکٹ کے آخر میں لکھتے ہیں:

"فرشتوں کا سجدہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے سجدۂ تعظیم تھا۔ اکثر مفسرین کی رائے یہی ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ یہ سجدہ خدا کیلئے تھا اور آدم علیہ السلام کو محض قبلہ بنانا منظور تھا۔ بہر حال چونکہ فرشتے بہ سبب مقابلہ حق تعلیم اسمار کے سجدہ تعظیمی کے لئے مامور کئے گئے تھے . . . . الخ"

اس آخری بیان نے، جو بالکل صحیح ہے، پہلے بیان کو کہ "یہ سجدہ نور محمدی کو تھا" جھوٹا اور باطل کر دیا ہے۔ نور محمدی کو سجدہ کرنے کا کوئی بھی قائل نہیں ہوا۔ یہ عقیدہ اختراعی بریلوی فرقہ کا ذاتی ہے۔ اس فرقہ کے مفتی نعیم الدین مرادآبادی نے کتاب العقائد کے صفحہ ۱۰ پر بصورت سوال و جواب لکھا ہے:

سوال: فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو کیسا سجدہ کیا تھا؟

جواب: یہ سجدہ تعظیمی تھا جو خدا کے حکم سے ملائکہ نے کیا!

پس یہ عقیدہ کہ یہ سجدہ تعظیمی آدمؑ کو تھا، اجماعی عقیدہ ہے۔ اور نور محمدی کو سجدہ قرار دینا

بریلوی متجدد کا اختراع ہے۔ اور پھر خود ہی اس کی تکذیب بھی کر دی ہے کہ انہوں نے سجدۂ تعظیمی کے حرام ہونے پر ایک رسالہ "زبدۃ ..." تالیف کیا ہے۔ اس کے صفحہ ۴۲ پر یہ لکھا ہے:

"سجدہ کی دو طرفیں تھیں۔ طرف تحیت، طرف عبادت۔ ان میں تحیت تو حضرت آدمؑ کے لئے تھی، طرف عبادت اللہ عزوجل کے لئے"

اور صفحہ ۱۸ میں یہ لکھا ہے:

"آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آفرینش سے پہلے رب عزوجل نے یہ حکم ملائکہ کو دیا تھا کہ جب میں اسے ٹھیک بنالوں اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونک دوں، اس وقت تم اس کے لئے سجدہ میں گرنا۔ تو اس وقت تک نہ کوئی نبی تشریف لایا تھا، نہ کوئی شریعت اتری۔ ملائکہ و بشر کے احکام جدا ہیں"

اسی طرح تمام رسالہ میں آدم علیہ السلام کے لئے سجدہ کرنے کا ذکر کیا ہے، کسی ایک مقام پر بھی نور نبوی کو سجدہ کرنے یا نہ کرنے کا ذکر نہیں ہے بلکہ عقائد نسفی کے حوالے سے یہ اصول لکھا ہے کہ نصوص شرعیہ ظاہر معنوں پر محمول ہوتی ہیں۔ ظاہر معنوں سے پھر کر ایسے معانی کی طرف جانا جو اہل باطن کرتے ہیں، الحاد ہے"

پس حکم الٰہی "اسجدوا لآدم" کہ "فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ تم آدم کو سجدہ کرو" اس ظاہر حکم سے پھر کر باطن کی طرف جانا کہ یہ حکم نور نبوی کو سجدہ کرنے کا تھا، سراسر الحاد ہے۔ چنانچہ یہ الحاد احکام شریعت میں یوں ظاہر ہوا:

"محبوبانِ خدا کی محبت میں آکر ان کی تعظیم جس طرح چاہیں بیان کریں مسلمانوں کے لئے ہمیشہ احداث کا راہ کشادہ ہے"

ان کو اتنی عقل قرآن سمجھنے میں نہ آئی کہ اللہ تعالیٰ نے جب شیطان سے یہ کہا کہ تم نے اس آدم کو سجدہ کیوں نہ کیا جس کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے تو اس نے یہ جواب دیا کہ:

"انا خیر منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین"

"میں نے اس لئے آدم کو سجدہ نہیں کیا کہ میں اس سے بہتر ہوں، مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو مٹی سے۔ آگ مٹی سے بہتر ہے"

اگر بریلوی عقیدہ کی رو سے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور اللہ تعالیٰ کے نور سے ہوتا یا یہ سجدہ نور نبوی کو ہوتا تو اللہ تعالیٰ یہ نہ فرماتے:

؎ لفظ صاف پڑھا نہیں گیا۔

"یا اِبلیسُ مَا مَنَعَكَ اَن تَسجُدَ لِمَا خَلَقتُ بِیَدَیَّ"

کہ "اے ابلیس، جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا، اسے سجدہ کرنے میں تجھے کون سی چیز مانع ہے؟"

بلکہ یوں فرماتے:

"یا ابلیس مامنعك ان تسجد لما خلقته من نوری"

کہ "اے ابلیس، جسے میں نے اپنے نور سے پیدا کیا ہے، اس کو تو نے سجدہ کیوں نہ کیا؟"

تو شیطان لاجواب ہو جاتا کہ نورِ الٰہی سے آگ کا بہتر ہونا ظاہر و باطن، ہر طرح باطل تھا۔ لہٰذا شیطان کو قیاس کرنے کی کوئی گنجائش نہ ملتی کہ کہاں آگ اور کہاں نور اللہ! پس بریلوی عقیدہ ہر لحاظ سے باطل اور افترا ہے۔

علاوہ ازیں یہ عقیدہ حدیث شریف کی رُو سے بھی باطل ہے۔ مشکوٰۃ میں بخاری و مسلم کی صحیح حدیث میں وارد ہے کہ انسانی مخلوقات میدانِ حشر میں سخت پریشانی میں مبتلا ہوگی تو شفاعت کرانے کے لئے سب سے پہلے حضرت جدِ امجد آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور یہ کہیں گے:

"انت آدم ابوالناس خلقك الله بيده واسكنك جنته واسجد لك ملائكته وعلمك اسماء كل شيئ اشفع لنا عند ربك - الحديث"

کہ "آپ آدم ہیں، سب لوگوں کے باپ، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، آپ کو اپنی جنت میں بسایا، آپ کو تمام فرشتوں سے سجدہ کرایا اور آپ کو سب چیزوں کے نام بتائے، پس آپ اللہ تعالیٰ کے پاس چل کر ہماری سفارش کریں۔"

اس حدیث صحیح سے یہ ظاہر ہوا کہ فرشتوں نے حضرت آدمؑ کو سجدہ کیا تھا۔ اگر نورِ نبوی کو سجدہ کیا ہوتا تو حضرت آدمؑ کہہ دیتے کہ وہ سجدہ نورِ نبوی کو تھا تم سب ان کی طرف جاؤ، وہ شفاعت کریں گے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ پس یہ سفید جھوٹ ہے۔

علاوہ ازیں یہ بھی غلط ہے کہ "نورِ نبوی سب سے پہلے پیدا ہوا اور وہ سب انبیاءؑ کی پشت در پشت ہوتا ہوا اپنے باپ کی پشت میں آکر پھر دنیا پر ظاہر ہوا۔"

علامہ محدث امام ابن الجوزی اپنی کتاب الموضوعات کے صفحہ ۲۸۱ پر ایک مستقل باب "باب انتقال الی الاصلاب" کے تحت لکھتے ہیں:

"هذا حديث موضوع قد وضعه بعض القصاص"

کہ اس بارہ کی حدیث بناوٹی ہے جو بعض قصہ گو لوگوں نے گھڑی ہے "
موضوعات کی کتاب تنزیۃ الشریعۃ کے صفحہ ۲۳۷ میں لکھا ہے :
"ھذا کذب"
کہ یہ سراسر جھوٹ ہے !
اسی طرح امام شوکانی محدث ربانی نے اپنی کتاب "الفوائد المجموعۃ" کے صفحہ ۳۲۶ میں لکھا ہے کہ حدیث لولاک والی اور حدیث "من کنت اول النبیین فی الخلق" اور حدیث "انا من اللہ و المؤمنون منی" سب موضوع ہیں "
مولانا عبدالحی لکھنوی حنفی اپنی کتاب "الآثار المرفوعۃ" کے صفحہ ۴۳ میں نور کی روایات ذکر کرکے لکھتے ہیں :
"کل ذالک کذب مفتری باتفاق اھل العلم بحدیثہ "
کہ نور کی روایات اور یہ قصہ سب جھوٹ ہے — محدثین ماہرین حدیث کا بالاتفاق یہ فیصلہ ہے کہ یہ سب افترا ہے !
اور تذکرۃ الموضوعات صفحہ ۸۶ باب فضل الرسول میں حدیث "کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد" کہ "میں اس وقت نبی تھا جبکہ آدم کا روح اور جسد تیار ہو رہا تھا" امام صغانی ماہر فن روایات نے کہا کہ یہ روایت موضوع ہے ۔
اور حدیث "انا من نور اللہ" کہ "میں اللہ کے نور سے ہوں" اس کی بابت ماہر فن روایت امام حافظ ابن حجر نے کہا کہ ہم اس روایت کو پہچانتے ہی نہیں ہیں ۔
لیکن یہ روایتیں فرقہ بریلویہ کے واعظین، ملاء، مولوی مجلس میلاد اور سیرت کے جلسوں میں اکثر بیان کرتے ہیں اور عوام کو یہ تاثر دیتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت بڑا درجہ سمجھتے ہیں اور ان کی تعظیم کرتے ہیں ۔ حالانکہ آپ نے واضح الفاظ میں فرمایا ہے :
"لا تطرونی کما اطرت النصاری عیسی بن مریم فانما انا عبدہ فقولوا عبداللہ و رسولہ " (مشکوٰۃ)
کہ "تم حد سے زیادہ میری تعریف نہ کیا جس طرح نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعریف میں غلو کیا (کہ اللہ تعالیٰ کا بیٹا بنا دیا) میں تو اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں تم صرف یوں کہا کرو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کا بندہ اور رسول ہے !

پس یہود و نصاریٰ کی طرح متجدد بریلوی اور اس کے شاگرد، مرید، عقیدتمند اور ہم مشرب یہ کہتے ہیں کہ راہِ احداث کشادہ ہے جس طرح چاہو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اولیاء کے فضائل و تعظیم بیان کرو، سب جائز ہے۔ چنانچہ اسی بنا پر انہوں نے بدعات فی العقائد و الاعمال جاری کی ہیں جن کی مختصر فہرست یہ ہے:

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں۔

۲۔ آپؐ مختارِ کل ہیں۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اپنے نور سے پیدا کیا اور آپؐ کے نور سے سارے جہان کو۔

۴۔ آپؐ شیخ جیلانی کے کندھے پر پاؤں رکھ کر براق پر سوار ہوئے۔ (فتاویٰ افریقہ ص۶۲)

۵۔ محبوبانِ خدا کے ناموں سے تعویذات جائز ہیں۔ (" ص۱۶۹)

۶۔ جنت کی زمین اللہ عز وجل نے حضورؐ کی جاگیر کر دی، اس میں سے جو چاہیں، جسے چاہیں بخش دیں۔ (ایضاً ص۱۳۴)

۷۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم اور نعمتوں کے خزانے حضورؐ کے زیرِ حکم کر دیئے ہیں۔ (ایضاً ص۱۳۴)

۸۔ اولیاء ہر سختی دہول کے وقت اپنے مریدوں کا دنیا اور آخرت میں خیال رکھتے ہیں۔ امام مالکؒ نے منکر و نکیر کے حساب کے وقت قبر میں ایک شخص کو بچایا تھا (ایضاً ص۱۳۶)

۹۔ انبیاء، اولیاء ہر جگہ ہر وقت حاضر ناظر ہیں۔ شیخ اپنے مرید سے جدا نہیں ہوتا بلکہ مرید اپنی بیوی سے صحبت کرے تو اس وقت پیر حاضر ہوتا ہے، ان کو دیکھتا ہے۔ (ملفوظات ۲/۴۶)

۱۰۔ کعبہ قبلہ جسم کا اور شیخ قبلہ روح کا ہے، اس کا تصور رکھے۔ (" ۲/۶۶)

۱۱۔ حضرت عیسیٰؑ اور امام مہدی حنفی مذہب پر عمل کریں گے۔ (" ۲/۶۴)

۱۲۔ قبر میں مردہ زندوں سے کلام کر سکتا ہے۔ (" ۲/۷۷)

۱۳۔ (بروئے باطل روایت) مدینہ مکہ سے افضل ہے۔ (" ۲/۵۱)

۱۴۔ چار نبی زندہ ہیں، دو زمین پر اور دو آسمان پر۔ (" ۴/۴۱)

۱۵۔ حضرت غوثِ اعظم کو ایک دفتر عطا ہوا ہے جس میں قیامت تک کے مریدوں کے نام درج ہیں۔ (ایضاً ۲/۶۶)

۱۶۔ حضرت غوث کا یہ کہنا ہے کہ جو میری طرف نسبت کرے، اگرچہ مکروہ راہ پر ہو وہ جنتی ہے۔ (فتاویٰ افریقہ ص۱۰۰)

۱۷۔ حضور جس بات کا ارادہ فرمائیں، اس کا خلاف نہیں ہوتا، کوئی ان کے حکم کو پھیرنے والا نہیں حضور کا رب حضور کی اطاعت کرتا ہے۔ (کتاب الامن و العلا ص۴۸)

۱۸۔ حضورؐ ہر قسم کی حاجت روائی فرما سکتے ہیں۔ دنیا اور آخرت کی مرادیں سب حضورؐ کے اختیار میں ہیں۔ (برکات الامداد صفحہ ۸، ملفوظات ۴/۶۵)

۱۹۔ روضۂ اقدس اور تمام تربتیں انبیاء کی جنت میں جائینگی۔ (ملفوظات ۴/۷۱)

۲۰۔ جنت تو جاگیر ہے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی، ان کی اولاد میں تقسیم ہوگی۔ (ایضاً ۴/۷۶)

۲۱۔ اصحاب کہف کا کتا بلعم باعور کی شکل میں جنت میں جائیگا اور بلعم اس کتے کی شکل میں ہوکر جہنم میں جائیگا۔ (ایضاً ۴/۷۵)

۲۲۔ اے میرے حبیب، اگر تم نہ ہوتے تو میں اپنا خدا ہونا، اپنی الوہیت نہ ظاہر کرتا (ایضاً ۴/۶۶)

۲۳۔ کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضورؐ کے دربار سے۔ کوئی نعمت، کوئی دولت کسی کو نہیں ملتی مگر حضور کی سرکار سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (ایضاً ۴/۶۵)

۲۴۔ آفتاب طلوع نہیں کرتا جب تک کہ حضور سیدنا غوث اعظم پر سلام نہ کرلے۔ (الامن والعلی صفحہ)

۲۵۔ ؎ ذی تصرف بھی ہے ماذون بھی مختار بھی ہے
کارِ عالم کا مدبر بھی ہے عبد القادر (حدائق بخشش ۲/۶)

۲۶۔ ؎ احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو
کُن اور سب کُن مکُن حاصل ہے
یا غوث ‌تجھ کو (ایضاً حصہ ۲ ص)

(العیاذ باللہ۔ نقل کفر کفر نہ باشد)

یہ عقائد ہیں جناب خانصاحب کے جن میں سے ہر ایک اپنی جگہ موجب کفر و شرک ہے۔ ایسے بدترین عقائد نہ کسی یہودی کے ہوں گے، نہ عیسائی کے، نہ آریہ کے، نہ کسی سناتن دھرمی کے۔ اسلام کے نام سے اس شخص نے اپنا بریلوی دین الگ اختراع کرلیا ہے۔ اور اس پر لیبل اسلام اور اہل سنت والجماعت کا لگا دیا ہے۔ جیسے کسی شیشی میں زہر بھر کر، اور پر لیبل شربت روح افزا کا لگا دیا جائے۔ اسی طرح عوام الناس کو نہایت ہوشیاری، چالاکی اور فریب کاری سے گمراہ و مشرک بنایا گیا ہے۔ جبکہ ان عقائد سے انکار کرنے والے عوام اور علمائے اسلام کو وہابی، نجدی، کافر اور مرتد کہا جاتا ہے۔ فیاللعجب!

اب خانصاحب کے مقلدین نے ان عقائد کو خوب خوب اپنایا اور پھیلایا ہے۔ اور ان کی سنت

پر عمل کر کے خود انہی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانے لگے ہیں۔ چنانچہ ان کا ایک مرید ان کو مخاطب کر کے یوں مدح سرائی کرتا ہے ؎

مشکلیں میری آسان فرمایئے
میرے مشکل کشا شاہ احمد رضا

ایسا ہے مرشد میرا احمد رضا
سب کا مشکل کشا احمد رضا

کون دیتا ہے مجھ کو کس نے دیا
جو دیا تم نے دیا احمد رضا

بات ہے ایمان کی حق کی قسم
آپ سے ایماں ملا احمد رضا

دل ملا، آنکھیں ملیں، ایماں ملا
جو ملا تم سے ملا احمد رضا

(سوانح اعلیٰ حضرت صفحہ ۲۱، ۲۵، ۴۷، ۸، ۴۲)

قرآنِ مجید تو یوں ناطق ہے:

"انك لا تهدى من احببت ولكن الله يهدى من يشاء" (پ ۲۰، قصص)

کہ "اے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ جس کو چاہیں، ہدایت نہیں کر سکتے، لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے، ہدایت کر سکتا ہے"۔

سورۂ بقرہ، پ۳ میں ہے:

"ليس عليك هداهم ولكن الله يهدى من يشاء"

"آپ کے ذمہ ہدایت کرنا نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے، ہدایت کرے"۔

جب قرآن مجید اور اللہ تعالیٰ یہ اختیار نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں دیتا، ورنہ آپ اپنے چچا کو ہدایت دے لیتے تو احمد رضا خاں کو یہ اختیار کہاں سے حاصل ہو گیا؟ ــــ یہاں ہدایت دینے کے معنی محض رہنمائی نہیں کہ یہ تو تمام انبیاء، اولیاء، علماء بھی کر سکتے ہیں، پھر قرآن جو اس کی نفی کر رہا ہے تو ظاہر ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ ایمان کی دولت سے کسی کو سرفراز کرنا صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، دوسرے کے لئے یہ بتانا شرک ہے۔ جبکہ مجدد بریلوی کا مرید "آپ سے ایماں ملا احمد رضا"

کہہ کر یہ اختیار انہیں سونپ رہا ہے ـــــــ تو پھر آخر شرک کس بلا کا نام ہے ؛

بعض لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنا یہ احسان ظاہر کیا کہ ہم نے اسلام کو قبول کرلیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس طرح جواب دینے کی تعلیم فرمائی ؛

"یمنون علیك ان اسلموا قل لا تمنوا علی اسلامکم بل اللہ یمن علیکم ان هدا کم للایمان ان کنتم صادقین !

کہ " یہ آپ پر احسان ظاہر کرتے ہیں کہ وہ مسلمان ہوئے، تو آپ فرما دیجئے، مجھ پر مت احسان رکھو اپنے مسلمان ہونے کا، بلکہ اللہ تعالیٰ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے ایمان کی طرف تمہیں ہدایت فرمائی، اگر تم سچے ہو !"

علاوہ ازیں دل اور آنکھیں بھی اللہ تعالیٰ نے دی ہیں، کوئی انسان نہ دل پیدا کر سکتا ہے نہ آنکھیں، تو کسی کو دے کیونکر سکتا ہے ؟ ـــــــ قرآن مجید میں ہے :

" هو الذی جعل لکم السمع والابصار والافئدة قلیلا ما تشکرون ؛

کہ " اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے کان، آنکھیں اور دل بنائے ہیں، تم تھوڑا سا شکر کرتے ہو !"

پ سورۂ انعام میں ارشاد فرمایا :

" قل ان اخذ اللہ سمعکم وابصارکم وختم علی قلوبکم من الٰه غیر اللہ یأتیکم بہ ؛

کہ " اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، آپ فرمائیے، اگر اللہ تعالیٰ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں سلب کرلے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا کر (ان کو بیکار کر) دے تو سوا اللہ تعالیٰ کے کون تمہارا معبود ہے جو یہ چیزیں تم کو دیدے ؟

ان دو آیتوں سے یہ ثابت ہوا کہ دل، کان اور آنکھیں اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہیں - اور اگر وہ ان کو سلب کرلے تو کوئی دوسرا دینے والا نہیں ہے - پس بریلوی مرید کا یہ کہنا کہ مجھے دل، آنکھیں اور ایمان احمد رضا سے ملے ہیں، یہ صریحاً شرک ہے !

ایک دوسرے مرید نے علی پور کو مدینہ طیبہ کے برابر کہہ دیا ہے - چنانچہ رسالہ انوار الصوفیہ بابت ماہ ستمبر ۱۹۳۰ء کے صفحہ ۹ پر یہ شعر ہے :

مدینہ بھی مطہر ہے، مقدس ہے علی پور بھی
اِدھر جاؤ تو اچھا ہے اُدھر جاؤ تو اچھا ہے

مدینہ طیبہ جو منصوص شہر نبوی ہے اور اس میں دو مقام قابل احترام ہیں - ایک مسجد نبوی، جس میں

ایک ہزار نماز کا ثواب زائرین کو حاصل ہوتا ہے اور بروایت دیگر پچاس ہزار نماز کا ثواب ملتا ہے، دوم یہ مدفن ذاتِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے ۔ اس کے برابر علی پور کو کر دیا ہے ۔ حالانکہ مدینہ جانا منصوص ہے اور علی پور جانا منصوص نہیں ہے ۔ تو غیر منصوص کا مرتبہ منصوص کے برابر کرنا یہ مدینہ طیبہ اور اس کے دو بابرکت مقامات کی توہین ہے ۔ اور علی پور جانا جیسے مدینہ طیبہ کو جاتے ہیں، شرک ہے ۔ ذرا یہ شعر بھی ملاحظہ ہو ۔

تیرا آستاں ہے وہ آستاں کہ حریف بیت حرام ہے
تیری بارگاہ ہے وہ بارگاہ جو قبلہ گاہ انام ہے

علی پور ضلع سیالکوٹ میں ایک گاؤں ہے جس میں پیر جماعت علی شاہ کی قبر ہے ۔ بریلوی شاعر نے اس شعر میں علی پور کو بیت اللہ الحرام کے مساوی قرار دیدیا ہے ۔ بیت اللہ شریف کی شان، درجہ اور اس کا قبلہ ہونا قرآن و حدیث سے منصوص ہے جو اہلِ علم سے مخفی نہیں ۔ اس کے مقابلہ میں علی پور کی کیا حیثیت ہے کہ اسے کعبۃ اللہ کا حریف، قرار دیدیا ہے ۔ یہ صریحاً شرک ہے اور بیت اللہ الحرام کی توہین بھی : تیسرا شعر اور بھی موجب کفر و شرک ہے ۔

سوال حج پہ محشر میں پوچھیں گے تو کہہ دوں گا
میں زائر ہوں علی پور کا علی پور وہ ایسا شاہا!

پس یہ عقائد محدثہ فی الدین شرالامور کا مصداق ہیں ۔ مسلم شریف کی مشہور حدیث ہے جس کو محدثین نے اصولِ دین قرار دیا ہے :

"من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھو رد"

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے ہمارے اس دین میں کوئی عقیدہ یا عمل ایسا پیدا کیا جو اس میں نہ تھا، وہ شخص اور وہ عقیدہ محدثہ (دونوں) مردود ہیں ۔"

اس مضمون میں جو عقائد بریلویہ ہم نے ذکر کئے ہیں، ان کا ثبوت شریعتِ مطہرہ اسلامیہ میں ذکر نہیں ہے ۔ لہٰذا یہ سب مردود ہیں ۔ رہے ان عقائد کے پیدا کرنے والے اور ان کو تسلیم کرنے والے، تو جو گزر گئے ان کا معاملہ اب خدا کے سپرد ہے ۔ اور جو موجود ہیں، وہ اپنا محاسبہ خود کرلیں کہ کل کو خدا کے حضور کیا جواب دیں گے اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سامنا کیونکر کر سکیں گے ؟ اللہ تعالیٰ جملہ مسلمانوں کو راہِ ہدایت نصیب فرمائے، آمین !